3189 ـ اگر امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو اور کچھ لوگ آکر اس کی امامت میں نماز ادا کرنے لگیں تو کیا حکم ہے ؟

سوال

اگر کوئی شخص انفرادی طور پر فرضی نماز ادا کر رہا ہو اور کچھ لوگ آکر اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنا شروع کردیں، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے، چاہے امام نے جماعت کروانے کی نیت نہ بھی کی ہو، گزارش ہے کہ دلائل کے ساتھ حکم کی وضاحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

انفرادی طور پر نماز ادا کرنے والے شخص کے لیے دوران نماز ہی امامت کی نیت کرنا جائز ہے، اس لیے بعد میں اس کے ساتھ ملنے والوں کی امامت کروا سکتا ہے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا کے ہاں رات بسر کی اور انہیں کہا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوں تو مجھے بھی بیدار کردیں تو انہوں نے (قیام اللیل کے لیے) مجھے بھی بیدار کر دیا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کے لیے کھڑے ہوئے اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب آکر کھڑا ہو گیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کر دیا اور جب بھی میں غافل ہو جاتا میرے کان کی لو پکڑ لیتے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعت ادا کیں اور پھر بیٹھ گئے حتی کہ میں نے ان کے سونے کی آواز سنی، اور جب طلوع فجر ہو گئی تو انہوں نے فجر کی ہلکی سی دو رکعت ادا کیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (667) صحیح مسلم حدیث نمبر (763).

اس حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انفرادی طور پر نماز ادا کرنا شروع کی تھی اور پھر جب ان کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی شامل ہو گئے تو انہوں نے انہیں امام بن کر نماز پڑھائی.

ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

اگر ميں جماعت ہو چكنے كے بعد مسجد ميں جاؤں اور نماز ادا كرنا شروع كردوں اور تكبير تحريمہ كے بعد كوئى شخص آكر ميرے ساتھ نماز ميں شامل ہو جائے حالانكہ ميں نے اس كى نيت نہ كى تھى تو كيا اس كى نماز صحيح ہو گى يا نہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

صحيح يہى ہے اور آپ كے ليے مشروع يہى ہے كہ كسى ايك يا زيادہ شخص كے نماز ميں شامل ہو جانے كے وقت امامت كى نيت كر ليں، كيونكہ جماعت كے ساتھ نماز ادا كرنا مطلوب ہے، اور اس ميں بہت عظيم فضيلت ہے بعض اہل كا كہنا ہے كہ يہ نفلى نماز ميں صحيح ہے.

بلكہ صحيح يہى ہے كہ نفلى اور فرضى دونوں ميں صحيح ہے، كيونكہ اصل ميں دونوں ہى احكام ميں برابر ہيں، مگر جسے كوئى دليل خاص كر دے اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ثابت ہے كہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كى خالہ ميمونہ رضى اللہ تعالى عنہا كے گھر ميں نماز ادا كر رہے تھے تو ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بھى وضوء كر كے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے بائيں جانب كھڑے ہو گئے، چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں گھما كر اپنى دائيں جانب كھڑا كر ديا اور انہيں نماز پڑھائى. اسے بخارى اور مسلم نے روايت كيا ہے.

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے صحيح مسلم ميں روايت كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم انفرادى طور پر نماز ادا كر رہے تھے كہ جابر اور جبار رضى اللہ تعالى عنہما آئے اور آپ صلى اللہ عليہ وسلم كى دائيں اور بائيں جانب صف بنا كر كھڑے ہو گئے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان دونوں كو اپنے پيچھے كر كے انہيں نماز پڑھائى.

يہ دونوں احاديث اس كى دليل ہے جو ہم نے بيان كيا ہے، جيسا كہ يہ احاديث اس كى بھى دليل ہيں كہ ايك شخص امام كى دائيں جانب كھڑا ہو گا اور دو يا زيادہ افراد امام كے پيچھے كھڑے ہونگے.

ديكھيں: مجموع فتاوى و مقالات متنوعۃ الشيخ ابن باز (12 / 151).

واللہ اعلم .